السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بحوث العلمیۃ والافتاء کی فتویٰ کمیٹی کے علم میں یہ سوال آیا جو جناب ڈایئرکٹر جنرل کی خدمت میں پیش ہوا تھا کہ ''آپ سے سوال کہ اس مسجد میں نماز کا کیا حکم ہے۔ جس میں قبر ہو؟ بعض علماء کہتے ہیں کہ ایسی مسجد میں نماز جائز نہیں خواہ شہر میں اس کے علاوہ کوئی اور مسجد نہ ہو ایسی مسجد میں نماز پڑھنے کی نسبت گھر میں نماز پڑھنے کا زیادہ ثواب ہے جبکہ بعض دیگر علماء یہ کہتے ہیں کہ ایسی مسجد میں نماز جائز ہے کیونکہ مسجد نبوی ﷺ میں بھی تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبریں موجود ہیں۔مجھے ان دونوں اقوال کی کوئی دلیل نہیں مل سکی اس لئے حقیقت اور دلیل سمجھنے کے لئے آپ کی خدمت میں یہ خط ارسال کر رہا ہوں۔ میں سینگال کے دیہاتی علاقے میں رہتا ہوں۔ اور وہاں صرف ایک ہی مسجد ہے۔ اور اس مسجد میں چار قبریں ہیں تین قبریں تو مسجد سے باہر قبلہ والی دیوار کے ساتھ ہیں اور ایک قبر بالکل مسجد کے اندر ہے مجھے اس مسئلہ کا قطعاً علم نہیں۔ براہ کرم آپ مجھے حقیقت اور دلیل سے آگاہ فرمائیں مجھے چونکہ علم نہیں تھا اس لئے ارشاد باری تعالیٰ:

فَاسْئَلُوٓا اَہْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ کے مطابق آپ کی طرف رجوع کر رہا ہوں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اولا: قبروں پر مسجدیں بنانا جائز نہیں اور نہ کسی ایسی مسجد میں نماز جائز ہے جو کسی قبر یا قبروں پر بنائی گئی ہو کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ کہ مرض الموت میں رسول اللہ ﷺ نے اپنے چہرے مبارک سے چادر ہٹا کر فرمایا:

لعنة اللہ علی الیھود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیا ئھم مساجد یحذر ما صنعوا ولولا ذلک لابرز قبرہ غیر انہ خشی ان یتخذ مسجدا

(صحیح البخاری کتاب الجنائز باب مایکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور ح: 1330 صحیح مسلم کتاب المساجد باب النھی عن بناء المسجد۔۔۔ ح: 529 وسنن نسائی رقم: 704 واحمد فی المسند 5/604 وموطا امام مالک کتاب نصر الصلاۃ فی السفر رقم: 85)

''یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو۔کہ انہوں نے اپنے نبیوںؑ کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔ آپ ﷺ ان کے فعل سے اپنی اُمت کو ڈرا رہے تھے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ ﷺ کی قبر کو بھی نمایاں کر دیا جاتا۔ نمایاں اس لئے نہیں کیا گیا کہ اسے مسجد نہ بنالیا جائے۔''

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وفات سے پانچ دن پہلے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ

ابرا الی اللہ ان یکون لی منکم خلیل فان اللہ قد اتخذنی خلیلا کما اتخذ ابراہیم خلیلا ولو کنت متخذا من امتی خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا ال وان من کان قبلکم کانو ایتخذون قبور انبیا ئھم وصا لحیھم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد فانی انھا کم عن ذلک

(صحیح مسلم کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ باب النھی عن بناء المسجد علی القبور۔۔ ح: 532)

''میں اللہ تعالیٰ کی جناب (بارگاہ) میں اس بات سے اظہار برات کرتا ہوں کہ تم میں سے میرا کوئی خلیل ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے جس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس نے اپنا خلیل بنالیا تھا۔ اگر میں نے امت میں سے کسی کو اپنا خلیل (بے حد گہرا دوست) بنانا ہوتا تو ابو بکر کو اپنا خلیل بناتا۔ لوگو! آگاہ رہو کہ تم سے پہلے لوگ اپنے نبیوں اور ولیوں کی قبروں پر مسجدیں بنا لیتے تھے لہذا تم ایسا نہ کرنا، قبروں پر مسجدیں نہ بنانا، میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں۔''

رسول اللہ ﷺ نے جو قبروں پر مسجدیں بنانے سے منع فرمایا اور ایسا کرنے والوں پر لعنت فرمائی تو معلوم ہوا کہ یہ ایک کبیرہ گناہ ہے مسجدوں پر قبریں بنانے اور ان میں نماز پڑھنے سے غلو فی الدین بھی ہے اور یہ شرک کا ذریعہ بھی ہے۔ اسی وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ''آپ ﷺ ان کے فعل (کام) سے اپنی امت کو ڈرا رہے تھے اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر کو بھی نمایاں کر دیا جاتا۔ نمایاں اس لئے نہ کیا گیا کہ اسے بھی مسجد نہ بنالیا جائے۔''

ثانیا: جب کسی ایک یا زیادہ قبروں پر کوئی مسجد بنالی جائے تو اس کا گرادینا واجب ہے۔ کیونکہ اسے خلاف شریعت تعمیر کیا گیا ہے۔ اسے باقی رکھنا اور اس میں نماز پڑھنا گناہ پر اصرار ہے۔ غلو فی الدین اور جس کی قبر پر مسجد بنائی گئی ہے۔ اس کی تعظیم میں اضافہ ہے۔ اور یہ شرک کا ذریعہ ہے۔ والعیاذ باللہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔:

يَـٰٓأَهْلَ ٱلْكِتَـٰبِ لَا تَغْلُوا۟ فِى دِينِكُمْ ... سورة النساء 171

''اے اہل کتاب اپنے دین (کی بات) میں حد سے نہ بڑھو۔''

اور نبی کریم ﷺ کا بھی فرمان ہے کہ

ایاکم والغلو فانما اہلک من کان قبلکم الغلو

(احمد فی المسند **1/374** والحاکم فی المستدرک **1/466** وابن ماجہ فی السنن رقم: **3029**)

''دین میں غلو سے بچو کیونکہ پہلے لوگوں کو دین میں غلو ہی نے تباہ و برباد کر دیا تھا''

مسجد اگر قبر پر نہ بنائی گئی ہو بلکہ بعد میں میت کو مسجد میں دفن کیا گیا ہو تو اس صورت میں مسجد کو نہیں گرایا جائے گا۔ بلکہ میت کو قبر سے نکال کر باہر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ کیونکہ اس کا مسجد میں دفن کیا جانا ایک منکربات ہے اور اس منکر کے ازالہ کی صرف یہی صورت ہے۔ کہ اسے قبر سے نکال کر قبرستان میں دفن کر دیا جائے۔

ثالثا: مسجد نبوی ﷺ کو نبی کریم ﷺ نے اللہ کے تقویٰ اور اس کی رضا کی بنیادوں پر تعمیر فرمایا تھا اور آپ کی وفات کے بعد آپ کو اس مسجد میں دفن نہیں کیا گیا تھا۔ بلکہ آپ ﷺ کی تدفین تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ میں عمل میں آئی تھی۔ آپ ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو انھیں بھی آپ کے ساتھ حجرہ میں دفن کیا گیا تھا اور پھر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو انھیں بھی حجرہ میں دفن کیا گیا تھا۔ اور اس وقت حجرہ نبوی میں شامل نہ تھا بلکہ اسے خلفاء راشدین رضوان اللہ عنہم اجمعین کے دور کے بعد مسجد میں داخل کیا گیا لہذا اس مسجد میں نماز کی شرعی طور پر نہ یہ کہ صرف اجازت ہے۔ بلکہ مسجد حرام کے بعد اس میں نماز سب سے افضل اور دیگر مسجدوں میں پڑھی گئی تو ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے۔ اس کے برعکس ایک ایسی مسجد جسے کسی قبر یا قبروں پر تعمیر کیا گیا ہو یا اس میں میت کو دفن کیا گیا ہو تو اس میں نماز پڑھنا حرام ہے۔

رابعا: فرض نماز گھر میں پڑھنا جائز نہیں بلکہ آپ کو چاہیے کہ اپنے بعض مسلمان بھائیوں کے ساتھ مل کر باجماعت ادا کریں اور کسی ایسی مسجد میں ادا کریں جسے قبر پر نہ بنایا گیا ہو خواہ کھلی جگہ ہی پڑھ لیں اور آپ لوگوں کو چاہیے کہ اللہ کے حکم کے مطابق ایک مسجد بنائیں تاکہ اس میں باجماعت نماز پنجگانہ ادا کر سکیں۔ نصوص شریعت ک مطابق عمل کر سکیں اور جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ اس سے باز رہ سکیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی بن باز رحمہ اللہ

جلد دوم